بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب مستطاب

# الشافی

کتاب الحجۃ

خلافت رسالت نبوت، امامت

ترجمہ **اصول کافی** جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

ترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دو صد کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

ناشر ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

مطبع ________ قریشی آرٹ پریس

کتابت ________ سید محمد رضا زیدی

ہدیہ ________ ۲۰۰ روپے

سال اشاعت ________ مارچ ۲۰۰۴ء

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# کتاب الحجت

## اس کتاب میں حسب ذیل ابواب ہیں


۱- حجت خدا کی طرف لوگوں کا مضطر ہونا۔
۲- طبقات انبیاء و مرسلین و آئمہ۔
۳- رسولؐ و نبی و محدث کا فرق۔
۴- بغیر وجود امام مخلوق پر حجت خدا قائم نہیں ہوتی۔
۵- زمین کسی وقت حجت خدا سے خالی نہیں رہتی۔
۶- اگر روئے زمین پر صرف دو آدمی رہ جائیں تو ان میں ایک ضرور حجت خدا ہوگا۔
۷- معرفت امام اور اس کی طرف رجوع۔
۸- اطاعت آئمہ کا فرض ہونا۔
۹- آئمہ لوگوں پر اللہ کی طرف سے گواہ ہیں۔
۱۰- آئمہ علیہم السلام ہادی خلق ہیں۔
۱۱- آئمہ علیہم السلام ولی امر اور خزانۂ علم الٰہی ہیں
۱۲- آئمہ خلفاء اللہ ہیں زمین میں اور ابواب ہیں جن سے علم لیا جائے۔
۱۳- آئمہ نور خدا ہیں۔
۱۴- آئمہ علیہم السلام ارکانِ ارض ہیں۔
۱۵- فضیلت امام اور اس کی صفات۔
۱۶- آئمہ علیہم السلام ولاۃ امر ہیں اور وہ محسود خلق ہیں جن کا ذکر خدا نے اپنی کتاب میں کیا ہے۔
۱۷- آئمہ علیہم السلام وہ علاماتِ الٰہیہ ہیں جن کا ذکر خدا نے اپنی کتاب میں کیا ہے۔
۱۸- وہ آیات جن کا ذکر خدا نے اپنی کتاب میں کیا ہے۔ آئمہ علیہم السلام۔
۱۹- اللہ و رسولؐ نے آئمہ کے ساتھ ہونا فرض کیا ہے۔
۲۰- وہ اہل الذکر جن سے سوال کرنے کا اللہ نے لوگوں کو حکم دیا ہے آئمہ علیہم السلام ہیں۔
۲۱- خدا نے اپنی کتاب میں جن کے علم کی تعریف کی ہے وہ آئمہ علیہم السلام ہیں۔
۲۲- راسخون فی العلم آئمہ ہیں۔
۲۳- جن کو خدا کی طرف سے علم ملا ہے اور جن کے سینوں میں علم نے قرار پکڑا ہے آئمہ ہیں۔
۲۴- جن کا خدا نے اصطفا کیا ہے اور اپنی کتاب کا وارث بنایا ہے وہ آئمہ ہیں۔
۲۵- کتاب خدا میں دو اماموں کا ذکر ہے اوّل جو خدا کی طرف بلانے والے ہیں وہ ہمارے آئمہ ہیں دوسرے جو جہنم کی طرف بلاتے ہیں۔
۲۶/۲۷ جن نعمتوں کا ذکر خدا نے اپنی کتاب میں کیا ہے وہ آئمہ علیہم السلام ہیں۔
۲۸- متوسمین جن کا ذکر قرآن میں ہے آئمہ ہیں اور صراط مستقیم وہی ہیں۔
۲۹- نبیؐ اور آئمہؑ کے سامنے اعمال پیش ہوتے ہیں۔

۳۰/۳۱- آئمہ علیہم السلام معدن علم و شجرہ نبوت و ملائکہ کے آنے کی جگہ ہیں۔
۳۲- آئمہ وارثان علم ہیں۔
۳۳- آئمہ آنحضرت صلعم اور تمام انبیا و اوصیا کے جو آنحضرتؐ سے پہلے ہوتے ان سب کے علم کے وارث ہیں۔
۳۴- آئمہ تمام کتب سماوی کے عالم ہیں۔
۳۵- پورا قرآن سوائے آئمہ کے کسی نے جمع نہیں کیا اور وہ پورے قرآن کے عالم ہیں۔
۳۶- آئمہ اسمائے اعظم الٰہیہ ہیں۔
۳۷- آیات و معجزات انبیاء آئمہ کے پاس ہیں
۳۸- آئمہ رسولؐ کے سلاح و متاع کے مالک ہیں۔
۳۹- رسول اللہ کے تبرکات مثل تابوت بنی اسرائیل کے تھے۔
۴۰- ذکر صحیفہ و جفر و جامعہ اور مصحف فاطمہؑ
۴۱- انا انزلنا فی لیلۃ القدر کی تفسیر۔
۴۲- آئمہ علیہم السلام اور شب جمعہ۔
۴۳- آئمہ علیہم السلام زیادہ کرتے ہیں اس چیز کو جو ان کے پاس ہے۔
۴۴- آئمہ وہ تمام علوم جانتے ہیں جن کا تعلق ملائکہ انبیاؑ و مرسلین سے رہا ہے۔
۴۵- ذکر غیب اور آئمہ۔
۴۶- آئمہ جب جاننا چاہتے ہیں تو ان کو علم دیا جاتا ہے
۴۷- آئمہ جانتے ہیں کب مریں گے اور وہ نہیں مرتے مگر اپنے اختیار سے۔
۴۸- آئمہ علم ماکان و یکون کو جانتے ہیں اور ان پر کوئی شے مخفی نہیں۔
۴۹- خدا نے جو علم نبیؐ کو دیا ہے اس کے متعلق آنحضرتؐ کو حکم دیا کہ امیر المومنین کو تعلیم دیں اور حضرت علیؑ شریک علم رسولؐ تھے۔
۵۰- جہات علوم آئمہ علیہم السلام
۵۱- آئمہ علیہم السلام سے اگر چھپایا جائے تو وہ ہر اچھی بری بات کو بتا دیتے ہیں۔
۵۲- امر دین کو تفویض رسولؐ اور آئمہ کو۔
۵۳- آئمہ گزشتہ لوگوں میں کس سے مشابہ ہیں اور ان کو نبی نہ کہنا چاہیئے۔
۵۴- آئمہ محدث و مفہم ہیں
۵۵- ارواح آئمہ کا ذکر۔
۵۶- اس روح کا ذکر جو آئمہ سے مخصوص ہے۔
۵۷- امام کے جاننے کا وقت اپنے سے پہلے امام کے علوم کو
۵۸- آئمہ علیہم السلام علم و شجاعت و اطاعت میں سب برابر ہیں۔
۵۹- امام اپنے بعد والے امام کو پہچانتا ہے اور یہ آیت ان ہی کے بارے میں ہے ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الاما نات الی اہلہا۔
۶۰- امامت اللہ کا عہد ہے جو ایک کے بعد دوسرے کو پہنچتا ہے۔
۶۱- آئمہ علیہم السلام نے نہیں کیا اور نہیں کریں گے کوئی کام عہد الٰہی کے خلاف اور جو حکم خدا ہے اس سے تجاوز نہیں کرتے۔
۶۲- وہ امور جو حجت امام کو واجب کرتے ہیں۔

۶۳- اثبات امامت اعقاب ہیں۔
۶۴- ہر امام کے متعلق نصوص۔
۶۵- نص امامت حسنؑ بن علیؑ۔
۶۶- نص بر امامت حسین بن علی۔
۶۷- نص بر امامت علی بن الحسینؑ
۶۸- نص بر امامت امام محمد باقرؑ
۶۹- نص بر امامت امام جعفر صادقؑ
۷۰- نص بر امامت موسیٰ کاظمؑ
۷۱- نص بر امامت امام رضاؑ
۷۲- نص بر امامت امام محمد تقیؑ
۷۳- نص بر امامت امام محمد نقیؑ
۷۴- نص بر امامت امام حسن عسکریؑ
۷۵- نص بر امامت حضرت حجت علیہ السلام
۷۶- ان لوگوں کا ذکر جنھوں نے حضرت حجتؑ کو دیکھا تھا
۷۷- حضرت حجت کا نام لینے کی نہی۔
۷۸- حال غیبت۔
۷۹- مسئلہ غیبت۔
۸۰- امر امامت میں حق و باطل کے دعوے کا فیصلہ۔
۸۱- کراہیت توقیت۔
۸۲- خالص کو غیر خالص سے جدا کرنا۔
۸۳- جس نے امام کو پہچانا اس کے لئے تقدم و تاخیر مضر نہیں۔
۸۴- باطل کا دعویٰ امامت۔
۸۵- اس کا بیان جس نے بے معرفتِ امام عبادت کی۔
۸۶- اس کا بیان جو بے معرفتِ امام مرگیا۔
۸۷- حق اہلبیت کو جاننے والا اور انکار کرنے والا
۸۸- لوگوں پر امام کے مرنے پر کیا واجب ہے۔
۸۹- امام کب جانتا ہے کہ حق امامت اس کی طرف منتقل ہوا۔
۹۰- حالات آئمہ علیہم السلام
۹۱- امام کو امام ہی غسل دیتا ہے۔
۹۲- آئمہ کی کیفیت ولادت
۹۳- آئمہ کے ابدان و ارواح و قلوب کی خلقت۔
۹۴- تسلیم اور فضیلت مسلمین
۹۵- لوگوں پر واجب ہے کہ مناسک بجالانے کے بعد امام کے پاس آئیں اور معالم دین میں ان کی طرف رجوع کریں۔
۹۶- ملائکہ آئمہ کے پاس آتے ہیں ان کے فرش پر قدم رکھتے ہیں اور ان کو خبر دیتے ہیں۔
۹۷- جن آئمہ کے پاس آتے ہیں ان سے علم حاصل کرتے ہیں۔
۹۸- آئمہ علیہم السلام کے فیصلے۔
۹۹- علم کی سیرابی خانۂ آلِ محمدؐ سے ہوتی ہے۔
۱۰۰- امرِ حق جو لوگوں کو ملا ہے وہ آئمہ سے ملا ہے۔
۱۰۱- احادیث آئمہ صعب و مستصعب ہیں۔
۱۰۲- نبیؐ نے کیا نصیحت کی آئمہ مسلمین کے لئے۔
۱۰۳- حق امام سے کیا واجب ہے۔
۱۰۴- زمین ساری امام کی ہے۔
۱۰۵- سیرتِ امامؑ۔
۱۰۶- نوادر۔
۱۰۷- ولایت کے بارے میں تنزیل۔
۱۰۸- روایات آئمہ و ملائکہ متعلق ولایت۔
۱۰۹- معرفت اولیاء آئمہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتاب مستطاب

# الشافی

کتاب الحجت
کتاب الایمان والکفر

ترجمہ **اصول کافی** جلد سوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

مترجمہ
مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی
بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی
مصنف دوصد کتب

ناشر
ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

ناشر ———— ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

مطبع ———— قریشی آرٹ پریس ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

کتابت ———— سیّد محمد رضا زیدی

ہدیہ ———— ۱۸۰ روپے

بار ہفتم ———— اگست ۲۰۰۴ء

# فہرست مضامین


| نمبر شمار | عنوان | باب نمبر | صفحہ نمبر | نمبر شمار | عنوان | باب نمبر | صفحہ نمبر |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱۔ | ذکر مولد النبیؐ و وفات آنحضرتؐ | ۱۱۰ | ۵ | ۲۱۔ | طینت مومن و کافر | ۱۲۹ | ۲۰۰ |
| ۲۔ | ذکر مولد امیر المومنینؑ | ۱۱۱ | ۲۹ | ۲۲۔ | ذکر تکلیف اوّل | ۱۳۰ | ۲۰۹ |
| ۳۔ | 〃 مولد جناب فاطمہؑ | ۱۱۲ | ۳۹ | ۲۳۔ | آخر منہ | ۱۳۱ | ۲۱۲ |
| ۴۔ | 〃 مولد امام حسن علیہ السلام | ۱۱۳ | ۴۵ | ۲۴۔ | سب سے پہلے اقرار ربوبیت کرنیوالے رسول خداؐ تھے | ۱۳۲ | ۲۱۷ |
| ۵۔ | 〃 مولد امام حسینؑ | ۱۱۴ | ۴۹ | ۲۵۔ | عالم ذر میں کیسے جواب دیا | ۱۳۳ | ۲۲۰ |
| ۶۔ | 〃 مولد علی ابن الحسینؑ | ۱۱۵ | ۵۶ | ۲۶۔ | فطرت خلق توحید پر ہے | ۱۳۴ | ۲۲۰ |
| ۷۔ | 〃 مولد امام محمد باقرؑ | ۱۱۶ | ۶۰ | ۲۷۔ | مومن کا صلب کافر سے پیدا ہونا | ۱۳۵ | ۲۲۲ |
| ۸۔ | 〃 مولد ابو عبد اللہ جعفر بن محمدؑ | ۱۱۷ | ۶۶ | ۲۸۔ | کیفیت خلق مومن | ۱۳۶ | ۲۲۳ |
| ۹۔ | 〃 مولد امام موسیٰ بن جعفرؑ | ۱۱۸ | ۷۳ | ۲۹۔ | انّ الصبغۃ ھی الاسلام | ۱۳۷ | ۲۲۳ |
| ۱۰۔ | 〃 مولد امام رضاؑ | ۱۱۹ | ۹۱ | ۳۰۔ | سکون قلب ایمان ہے۔ | ۱۳۸ | ۲۲۵ |
| ۱۱۔ | 〃 مولد امام محمد تقیؑ | ۱۲۰ | ۱۰۲ | ۳۱۔ | اخلاص | ۱۳۹ | ۲۲۶ |
| ۱۲۔ | 〃 مولد امام علی نقیؑ | ۱۲۱ | ۱۱۲ | ۳۲۔ | شرائع | ۱۴۰ | ۲۲۸ |
| ۱۳۔ | | | | ۳۳۔ | دعائم اسلام | ۱۴۱ | ۲۳۰ |
| ۱۴۔ | 〃 مولد امام حسن عسکریؑ | ۱۲۲ | ۱۲۱ | ۳۴۔ | اسلام لانے سے قتل سے بچ جانا ثواب ایمان | ۱۴۲ | ۲۳۹ |
| ۱۵۔ | 〃 مولد صاحب الامرؑ | ۱۲۳ | ۱۴۱ | | پر موقوف ہے۔ | | |
| ۱۶۔ | آئمہ اثنا عشرؑ کی امامت پر نص | ۱۲۴ | ۱۶۲ | ۳۵۔ | اسلام ایمان کے اندر داخل ہے | ۱۴۳ | ۲۴۱ |
| ۱۷۔ | جب کوئی بات کسی کے بارے میں کہی جائے اور وہ | ۱۲۵ | ۱۷۹ | ۳۶۔ | اسلام قبل ایمان ہے | ۱۴۴ | ۲۴۵ |
| | اس کے بجائے اس کی اولاد میں پائی جائے۔ | | | ۳۷۔ | تتمہ ہر دو باب سابق | ۱۴۵ | ۲۴۷ |
| ۱۸۔ | آئمہ امر الٰہی قائم کرنے والے اور ہدایت کرنے | ۱۲۶ | ۱۸۰ | ۳۸۔ | اجزا ارکا تمام اجزائے بدن سے تعلق | ۱۴۶ | ۲۵۶ |
| | والے ہیں۔ | | | ۳۹۔ | سبقت الی الایمان | ۱۴۷ | ۲۶۶ |
| ۱۹۔ | امام علیہ السلام تک مال پہنچانا | ۱۲۷ | ۱۸۲ | ۴۰۔ | درجات ایمان | ۱۴۸ | ۲۶۹ |
| ۲۰۔ | ال فے و انفال و تفسیر خمس | ۱۲۸ | ۱۸۴ | ۴۱۔ | تتمہ | ۱۴۹ | ۲۷۲ |

جائیں۔ پس جو مال دے اسی کو گرفتار کر لیا جائے۔ حضرت کی طرف سے تمام وکلاء کے نام فرمان جاری ہوئے کہ کسی سے مال نہ لینا اور اس امر سے ان کو روکا اور یہ ظاہر کرنے کو کہ اس معاملہ میں وہ بالکل واقف نہیں۔ ان جاسوسوں نے محمد بن احمد کا پتہ چلایا۔ ان میں سے ایک نے خلوت میں جا کر کہا میرے پاس کچھ مال ہے چاہتا ہوں کہ حضرت صاحب تک پہنچاؤں، محمد نے کہا کہ تم نے دھوکا کھایا ہے اور غلطی سے میرے پاس آئے ہو، میں اس معاملے کے متعلق کچھ نہیں جانتا وہ ہر چند چاپلوسی کرتا رہا مگر محمد اپنی لاعلمی ہی ظاہر کرتے رہے۔ جاسوسوں نے بہت رغبت دلائی لیکن تمام وکلاء نے انکار کیا اور کسی نے مال نہ لیا۔

۳۱ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: خَرَجَ نَهْيٌ عَنْ زِيَارَةِ مَقَابِرِ قُرَيْشٍ وَالْحِيرَ[ةِ] فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ أَشْهُرٍ دَعَا الْوَزِيرُ الْبَاقْطَائِيَّ فَقَالَ لَهُ: الْقَ بَنِي الْفُرَاتِ وَالْبُرْسِيِّينَ وَقُلْ لَهُمْ: لَا يَزُورُوا مَقَابِرَ قُرَيْشٍ فَقَدْ أَمَرَ الْخَلِيفَةُ أَنْ يُتَفَقَّدَ كُلُّ مَنْ زَارَ فَيُقْبَضَ [عَلَيْهِ].

۳۱ - علی بن محمد سے مروی ہے کہ حضرت نے ایک حکم کے ذریعہ منع کیا۔ مقابر قریش (کاظمین) اور حیرہ (کوفہ اور حلہ کے درمیان) کی زیارت سے چند ماہ بعد وزیر نے باقطائی کو بلا کر کہا تو اہل فرات اور برسیین سے مل کر کہو کہ مقابر قریش کی کوئی زیارت نہ کر پائے خلیفہ کا حکم ہے کہ جو زیارت کو آئے اسے گرفتار کر لیا جائے۔

# ایک سو چوبیسواں باب

## آئمہ اثنا عشرؑ کی امامت پر نص

## (بَابُ) ۱۲۴

### مَا جَاءَ فِي الِاثْنَيْ عَشَرَ وَالنَّصِّ عَلَيْهِمْ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

۱ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ دَاوُدَ بْنِ الْقَاسِمِ الْجَعْفَرِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الثَّانِي عليه السلام قَالَ: أَقْبَلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَمَعَهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عليه السلام وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلَى يَدِ سَلْمَانَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ فَجَلَسَ إِذْ أَقْبَلَ رَجُلٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ وَاللِّبَاسِ فَسَلَّمَ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَجَلَسَ، ثُمَّ قَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَسْأَلُكَ عَنْ ثَلَاثِ مَسَائِلَ إِنْ أَخْبَرْتَنِي

بِهِنَّ عَلِمْتُ أَنَّ الْقَوْمَ رَكِبُوا مِنْ أَمْرِكَ مَاقَضَى عَلَيْهِمْ وَأَنْ لَيْسُوا بِمَأْمُونِينَ فِي دُنْيَاهُمْ وَآخِرَتِهِمْ
وَإِنْ تَكُنِ الْأُخْرَى عَلِمْتُ أَنَّكَ وَهُمْ شَرَعٌ سَوَاءٌ. فَقَالَ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : سَلْنِي عَمَّا بَدَا لَكَ،
قَالَ: أَخْبِرْنِي عَنِ الرَّجُلِ إِذَا نَامَ أَيْنَ تَذْهَبُ رُوحُهُ؟ وَعَنِ الرَّجُلِ كَيْفَ يَذْكُرُ وَيَنْسَى؟ وَعَنِ الرَّجُلِ
كَيْفَ يُشْبِهُ وَلَدُهُ الْأَعْمَامَ وَالْأَخْوَالَ ؟ فَالْتَفَتَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام إِلَى الْحَسَنِ فَقَالَ : يَا أَبَا مُحَمَّدٍ،
أَجِبْهُ ، قَالَ : فَأَجَابَهُ الْحَسَنُ عليه السلام فَقَالَ الرَّجُلُ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَلَمْ أَزَلْ أَشْهَدُ بِهَا وَأَشْهَدُ
أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ وَلَمْ أَزَلْ أَشْهَدُ بِذَلِكَ وَ أَشْهَدُ أَنَّكَ وَصِيُّ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَالْقَائِمُ بِحُجَّتِهِ
- وَأَشَارَ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ - وَلَمْ أَزَلْ أَشْهَدُ بِهَا وَ أَشْهَدُ أَنَّكَ وَصِيُّهُ وَالْقَائِمُ بِحُجَّتِهِ - وَ أَشَارَ إِلَى الْحَسَنِ
عليه السلام - وَأَشْهَدُ أَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ وَصِيُّ أَخِيهِ وَ الْقَائِمُ بِحُجَّتِهِ بَعْدَهُ وَ أَشْهَدُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ
أَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ الْحُسَيْنِ بَعْدَهُ وَ أَشْهَدُ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَأَشْهَدُ
عَلَى جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ بِأَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ مُحَمَّدٍ وَ أَشْهَدُ عَلَى مُوسَى أَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَأَشْهَدُ
عَلَى عَلِيِّ بْنِ مُوسَى أَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَ أَشْهَدُ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ
عَلِيِّ بْنِ مُوسَى وَأَشْهَدُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ بِأَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَ أَشْهَدُ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ
بِأَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ أَشْهَدُ عَلَى رَجُلٍ مِنْ وُلْدِ الْحَسَنِ لَا يُكَنَّى وَلَا يُسَمَّى حَتَّى يَظْهَرَ
أَمْرُهُ فَيَمْلَأَهَا عَدْلاً كَمَا مُلِئَتْ جَوْراً وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهُ، ثُمَّ
قَامَ فَمَضَى ، فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ : يَا أَبَا مُحَمَّدٍ اتْبَعْهُ فَانْظُرْ أَيْنَ يَقْصِدُ؟ فَخَرَجَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عليهما السلام
فَقَالَ : مَا كَانَ إِلَّا أَنْ وَضَعَ رِجْلَهُ خَارِجاً مِنَ الْمَسْجِدِ فَمَا دَرَيْتُ أَيْنَ أَخَذَ مِنْ أَرْضِ اللهِ؟ فَرَجَعْتُ
إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَأَعْلَمْتُهُ، فَقَالَ : يَا أَبَا مُحَمَّدٍ أَتَعْرِفُهُ ؟ قُلْتُ : اللهُ وَرَسُولُهُ وَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ
أَعْلَمُ ، قَالَ : هُوَ الْخَضِرُ عليه السلام

۱۔ امام محمد تقی علیہ السلام سے مروی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام معہ امام حسنؑ سلمان کے ہاتھ پر تکیہ کیے ہوئے مسجد الحرام میں داخل ہوئے اور ایک جگہ بیٹھ گئے ایک شخص اچھی صورت اور اچھے لباس کا آیا اور امیر المومنین کو سلام کیا حضرت نے جواب سلام دیا۔ اس نے کہا اے امیر المومنین میں آپ سے تین مسئلے دریافت کرنا چاہتا ہوں اگر آپ نے ان کا صحیح جواب دے دیا تو میں جانوں گا کہ آپ سے پہلے جن لوگوں نے دعوئ خلافت کیا وہ اس کے حق دار نہ تھے اور ان کی دنیا و آخرت محفوظ نہیں اور اگر دوسری صورت ہوگی تو میں سمجھوں گا کہ آپ کا اور ان کا راستہ ایک ہی ہے۔ فرمایا پوچھ جو تجھے پوچھنا ہے اس نے کہا جب آدمی مرتا ہے تو اس کی روح کہاں جاتی ہے۔

آدمی کیسے کسی چیز کو یاد کرتا اور بھولتا ہے۔
آدمی کی اولاد اس کے چچاؤں اور ماموؤں سے کس صورت میں مشابہ ہوتی ہے۔
آپؑ نے امام حسنؑ سے فرمایا۔ اس کے سوالات کا جواب دو۔ امام حسن نے جواب دیا۔ تو اس نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ گواہی میں نے ہمیشہ دی ہے اور گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اللہ کے رسولؐ ہیں اور یہ گواہی میں دیتا رہا ہوں اور گواہی دیتا ہوں کہ آپ وصی رسولؐ ہیں اور ان کی حجت و برہان کے قائم کرنے والے ہیں (اشارہ کیا امیرالمومنین کی طرف) اور یہ گواہی میں ہمیشہ دیتا رہا ہوں اور امام حسنؑ کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ امیرالمومنین کے وصی ہیں اور ان کی حجت اور برہان قائم کرنے والے ہیں یعنی نبوت رسولؐ کے ثابت کرنے والے ہیں۔

---

**توضیح**:۔ ابن بابویہ علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب کمال الدین اور تمام النعمہ میں امام حسنؑ کے جوابات مسائل مذکورہ کے متعلق تحریر فرمائے ہیں۔

۱۔ بحالت نوم روح کہاں جاتی ہے؟ جواب۔ روح متعلق ہوتی ہے ریح سے اور ریح متعلق ہوتی ہے ہوا سے جب تک انسان بیدار نہ ہو اگر خدا کا ارادہ اس روح کو پھر بدن کی طرف لوٹانے کا ہوتا ہے تو یہ روح ریح کو اور ریح ہوا کو جذب کر لیتی ہے اور بدن کی طرف لوٹ آتی ہے اور بدن میں ساکن ہو جاتی ہے اور اگر خدا اجازت نہیں دیتا کہ وہ بدن کی طرف لوٹے تو ہوا ریح کو جذب کر لیتی ہے اور ریح روح کو۔

۲۔ انسان کیوں بھولتا اور یاد کرتا ہے؟ جواب قلب انسان حق پر پیدا کیا گیا ہے اور حق کے مطابق ہے اگر کوئی محمد و آل محمدؐ پر درود بھیجتا ہے پوری صلوٰۃ کے ساتھ تو اس کی برکت سے یہ مطابقت اس حق سے منکشف ہو جاتی ہے اور قلب انسان روشن ہو جاتا ہے اس وقت بھولی ہوئی بات یاد آجاتی ہے اور اگر پورا درود نہیں بھیجتا تو اس کا دل تاریک ہو جاتا ہے اور وہ بات بھول جاتا ہے۔

۳۔ مولود کا چچا یا ماموں سے مشابہ ہونا تو جب مرد عورت سے مجامعت کرتا ہے تو ایک اضطراری کیفیت لاحق ہوتی ہے اس کا نطفہ اچھل کر عروق اعمام پر جا کر گرتا ہے تو بچہ چچا سے مشابہ ہوتا ہے اور اگر عروق اخوال پر گرتا ہے تو ماموں سے مشابہ ہوتا ہے۔

---

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حسینؑ بن علیؑ اپنے بھائی کے وصی ہیں اور ان کے بعد حجت کو قائم کرنے والے ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ علی ابن الحسینؑ امر حسینؑ کے بعد حجت خدا ہیں پھر محمد بن علی ان کے بعد جعفر بن محمدؑ ان کے بعد موسیٰ بن جعفر اور ان کے بعد علی بن موسیٰ اور ان کے بعد محمد بن علی اور ان کے بعد حسن ابن علی، اس کے بعد میں گواہی دیتا ہوں اس شخص کے

فَقُلْتُ لَهَا: بِأَبِي وَأُمِّي يَا بِنْتَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مَا هٰذَا اللَّوْحُ؟ فَقَالَتْ: هٰذَا لَوْحٌ أَهْدَاهُ اللهُ إِلَى رَسُولِهِ ﷺ فِيهِ اسْمُ أَبِي وَاسْمُ بَعْلِي وَاسْمُ ابْنَيَّ وَاسْمُ الْأَوْصِيَاءِ مِنْ وُلْدِي وَأَعْطَانِيهِ أَبِي لِيُبَشِّرَنِي بِذٰلِكَ، قَالَ جَابِرٌ: فَأَعْطَتْنِيهِ أُمُّكَ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَقَرَأْتُهُ وَاسْتَنْسَخْتُهُ، فَقَالَ لَهُ أَبِي: فَهَلْ لَكَ يَا جَابِرُ أَنْ تَعْرِضَهُ عَلَيَّ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَمَشَى مَعَهُ أَبِي إِلَى مَنْزِلِ جَابِرٍ فَأَخْرَجَ صَحِيفَةً مِنْ رَقٍّ، فَقَالَ: يَا جَابِرُ! انْظُرْ فِي كِتَابِكَ لِأَقْرَأَ [أَنَا] عَلَيْكَ، فَنَظَرَ جَابِرٌ فِي نُسْخَتِهِ فَقَرَأَهُ أَبِي فَمَا خَالَفَ حَرْفٌ حَرْفاً، فَقَالَ جَابِرٌ: فَأَشْهَدُ بِاللهِ أَنِّي هٰكَذَا رَأَيْتُهُ فِي اللَّوْحِ مَكْتُوباً

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

هٰذَا كِتَابٌ مِنَ اللهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ لِمُحَمَّدٍ نَبِيِّهِ وَنُورِهِ وَسَفِيرِهِ وَحِجَابِهِ وَدَلِيلِهِ نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ مِنْ عِنْدِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، عَظِّمْ يَا مُحَمَّدُ أَسْمَائِي وَاشْكُرْ نَعْمَائِي وَلَا تَجْحَدْ آلَائِي، إِنِّي أَنَا اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا قَاصِمُ الْجَبَّارِينَ وَمُدِيلُ الْمَظْلُومِينَ وَدَيَّانُ الدِّينِ، إِنِّي أَنَا اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا، فَمَنْ رَجَا غَيْرَ فَضْلِي أَوْ خَافَ غَيْرَ عَدْلِي، عَذَّبْتُهُ عَذَاباً لَا أُعَذِّبُ بِهِ أَحَداً مِنَ الْعَالَمِينَ فَإِيَّايَ فَاعْبُدْ وَعَلَيَّ فَتَوَكَّلْ، إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ نَبِيّاً فَأُكْمِلَتْ أَيَّامُهُ وَانْقَضَتْ مُدَّتُهُ إِلَّا جَعَلْتُ لَهُ وَصِيّاً وَإِنِّي فَضَّلْتُكَ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ وَفَضَّلْتُ وَصِيَّكَ عَلَى الْأَوْصِيَاءِ وَأَكْرَمْتُكَ بِشِبْلَيْكَ وَسِبْطَيْكَ حَسَنٍ وَحُسَيْنٍ، فَجَعَلْتُ حَسَناً مَعْدِنَ عِلْمِي، بَعْدَ انْقِضَاءِ مُدَّةِ أَبِيهِ وَجَعَلْتُ حُسَيْناً خَازِنَ وَحْيِي وَأَكْرَمْتُهُ بِالشَّهَادَةِ وَخَتَمْتُ لَهُ بِالسَّعَادَةِ، فَهُوَ أَفْضَلُ مَنِ اسْتُشْهِدَ وَأَرْفَعُ الشُّهَدَاءِ دَرَجَةً، جَعَلْتُ كَلِمَتِيَ التَّامَّةَ مَعَهُ وَحُجَّتِيَ الْبَالِغَةَ عِنْدَهُ، بِعِتْرَتِهِ أُثِيبُ وَأُعَاقِبُ أَوَّلُهُمْ عَلِيٌّ سَيِّدُ الْعَابِدِينَ وَزَيْنُ أَوْلِيَائِيَ الْمَاضِينَ وَابْنُهُ شِبْهُ جَدِّهِ الْمَحْمُودِ مُحَمَّدٌ الْبَاقِرُ عِلْمِي وَالْمَعْدِنُ لِحِكْمَتِي سَيَهْلِكُ الْمُرْتَابُونَ فِي جَعْفَرٍ، الرَّادُّ عَلَيْهِ كَالرَّادِّ عَلَيَّ، حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّي لَأُكْرِمَنَّ مَثْوَى جَعْفَرٍ وَلَأَسُرَّنَّهُ فِي أَشْيَاعِهِ وَأَنْصَارِهِ وَأَوْلِيَائِهِ، أُتِيحَتْ بَعْدَهُ مُوسَى فِتْنَةٌ عَمْيَاءُ حِنْدِسٌ لِأَنَّ خَيْطَ فَرْضِي لَا يَنْقَطِعُ وَحُجَّتِي لَا تَخْفَى وَأَنَّ أَوْلِيَائِي يُسْقَوْنَ بِالْكَأْسِ الْأَوْفَى، مَنْ جَحَدَ وَاحِداً مِنْهُمْ فَقَدْ جَحَدَ نِعْمَتِي وَمَنْ غَيَّرَ آيَةً مِنْ كِتَابِي فَقَدِ افْتَرَى عَلَيَّ، وَيْلٌ لِلْمُفْتَرِينَ الْجَاحِدِينَ عِنْدَ انْقِضَاءِ مُدَّةِ مُوسَى عَبْدِي وَحَبِيبِي وَخِيَرَتِي فِي عَلِيٍّ وَلِيِّي وَنَاصِرِي وَمَنْ أَضَعُ عَلَيْهِ أَعْبَاءَ النُّبُوَّةِ وَأَمْتَحِنُهُ بِالِاضْطِلَاعِ بِهَا، يَقْتُلُهُ عِفْرِيتٌ مُسْتَكْبِرٌ يُدْفَنُ فِي الْمَدِينَةِ الَّتِي بَنَاهَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ إِلَى جَنْبِ شَرِّ خَلْقِي، حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّي لَأُسِرَّنَّهُ بِمُحَمَّدٍ ابْنِهِ وَخَلِيفَتِهِ مِنْ بَعْدِهِ وَوَارِثِ عِلْمِهِ، فَهُوَ مَعْدِنُ عِلْمِي وَمَوْضِعُ سِرِّي

وَحُجَّتِي عَلَىٰ خَلْقِي لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ بِهِ إِلَّا جَعَلْتُ الْجَنَّةَ مَثْوَاهُ وَشَفَّعْتُهُ فِي سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ كُلُّهُمْ قَدِ اسْتَوْجَبُوا النَّارَ وَأَخْتِمُ بِالسَّعَادَةِ لِابْنِهِ عَلِيٍّ وَلِيِّي وَنَاصِرِي وَالشَّاهِدِ فِي خَلْقِي وَ أَمِينِي عَلَىٰ وَحْيِي ، أُخْرِجُ مِنْهُ الدَّاعِيَ إِلَىٰ سَبِيلِي وَ الْخَازِنَ لِعِلْمِيَ الْحَسَنَ وَ أُكْمِلُ ذٰلِكَ بِابْنِهِ م ح م د رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ ، عَلَيْهِ كَمَالُ مُوسَىٰ وَ بَهَاءُ عِيسَىٰ وَصَبْرُ أَيُّوبَ فَيُذَلُّ أَوْلِيَائِي فِي زَمَانِهِ وَ تُتَهَادَىٰ رُؤُوسُهُمْ كَمَا تُتَهَادَىٰ رُؤُوسُ التُّرْكِ وَالدَّيْلَمِ فَيُقْتَلُونَ وَ يُحْرَقُونَ وَ يَكُونُونَ خَائِفِينَ ، مَرْعُوبِينَ وَ جِلِينَ ، تُصْبَغُ الْأَرْضُ بِدِمَائِهِمْ وَيَفْشُوا الْوَيْلُ وَالرَّنَّةُ فِي نِسَائِهِمْ أُولٰئِكَ أَوْلِيَائِي حَقّاً ، بِهِمْ أَدْفَعُ كُلَّ فِتْنَةٍ عَمْيَاءَ حِنْدِسٍ وَبِهِمْ أَكْشِفُ الزَّلَازِلَ وَ أَدْفَعُ الْآصَارَ وَالْأَغْلَالَ أُولٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَ أُولٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ .

قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَالِمٍ : قَالَ أَبُو بَصِيرٍ : لَوْلَمْ تَسْمَعْ فِي دَهْرِكَ ، إِلَّا هٰذَا الْحَدِيثَ لَكَفَاكَ ، فَصُنْهُ إِلَّا عَنْ أَهْلِهِ .

۳۔ ابوبصیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میرے پدر بزرگوار نے جابر ابن عبداللہ انصاری سے فرمایا۔ میری ایک ضرورت ہے آپ کب مجھ سے تنہائی میں مل سکیں گے انھوں نے کہا کہ جس وقت آپ چاہیں پس ایک تنہائی میں آپ نے فرمایا۔ اے جابر! مجھے اس لوح کے متعلق بتاؤ جسے آپ نے میری جدہ ماجدہ حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ کے پاس دیکھا تھا انھوں نے اس لوح میں کیا لکھا ہوا بتایا تھا۔ جابر نے کہا۔ میں خدا کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ میں حیاتِ رسولؐ میں آپ کی والدہ ماجدہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ امام حسینؑ کی ولادت کی مبارکباد دینے۔ میں نے ان کے ہاتھ میں ایک سبز لوح دیکھی۔ میرے گمان میں وہ زمرد کی تھی اور اس پر سورج کی طرح روشن ایک تحریر تھی میں نے کہا اے بنتِ رسولؐ یہ لوح کیا ہے؟ فرمایا یہ اللہ نے اپنے رسولؐ کے پاس بھیجی ہے اس میں میرے باپ کا نام ہے علیؑ کا نام ہے میرے دونوں بیٹے اور ان اوصیا کا نام ہے جو میرے فرزند کی نسل سے ہوں گے۔ آں حضرت نے مجھے عطا فرمائی ہے تاکہ میں اسے دیکھ کر خوش ہوں۔ جابر نے کہا آپ کی ماں فاطمہ نے مجھے دی میں نے اسے پڑھا اور لکھ لیا۔

میرے والد نے فرمایا۔ اے جابر! کیا تم وہ تحریر دکھا سکتے ہو۔ انھوں نے کہا جی ہاں۔ میرے والد جابر کے ساتھ ان کے گھر تک گئے جابر نے وہ صحیفہ پوست پر لکھا ہوا نکالا۔ حضرت نے فرمایا۔ میں تمہیں پڑھ کر سناتا ہوں تم اپنی تحریر سے مقابلہ کرتے جاؤ میرے والد نے پڑھا تو کوئی ایک حرف بھی بدلا ہوا نہ تھا۔ جابر نے کہا میں گواہی دیتا ہوں خدا کے سامنے کہ میں نے اس لوح میں یہی لکھا ہوا دیکھا تھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ تحریر عزیز و حکیم خدا کی طرف سے محمدؐ اس کے نبی اور اس کے نور اور اس کے سفیر اور حجاب و دلیل کے لئے ہے روح الامین اسے لے کر نازل ہوئے رب العالمین کی طرف سے۔ اے محمدؐ میرے اسمار کی تعظیم کر و اور میری نعمتوں کا شکر ادا کرو۔ اور میری نعمتوں کا انکار نہ کرو، میں اللہ ہوں۔ میرے سوا کوئی معبود نہیں، میں ظالموں کی کمر توڑنے والا اور مظلوموں کو دولت، دینے والا ہوں اور روز قیامت بڑا جزا دینے والا ہوں، میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں جو کوئی میرے فضل کے سوا دوسرے سے امید رکھے گا اور میرے عدل کے سوا دوسرے سے خوف کرے گا تو میں اس کو ایسا سخت عذاب دوں گا کہ دنیا میں کسی کو ایسا عذاب نہ دیا گیا ہوگا۔ پس میری ہی عبادت کرو اور میرے ہی اوپر توکل کرو، میں نے جس نبی کو بھیجا ہے اس کے ایام کو کامل اور اس کی مدت کو پورا کیا ہے اور اس کے اوصیار مقرر کئے ہیں۔ میں نے اے محمدؐ! تم کو تمام انبیار پر فضیلت اور تمہارے وصی کو تمام اوصیار پر اور میں نے تم کو عزت بخشی، تمہارے دو بچوں اور نواسوں حسنؑ اور حسینؑ سے میں نے حسن کو معدن علم بنایا اور حسینؑ کو خازن وحی اور میں نے عزت دی اسے شہادت سے اور ختم کیا اس پر سعادت کو پس وہ افضل وارفع شہدار ہے از روئے درجات کے۔

میں نے اس کے ساتھ اپنا کلمہ تامہ قرار دیا اور اس کو اپنی حجت بالغہ بنایا۔ اس کی اولاد کی اطاعت پر میں ثواب دوں گا اور نافرمانی پر عذاب کروں گا ان کی اولاد میں اوّل علی ابن الحسین سید العابدین ہیں جو میرے اولیار کی زینت ہیں اور ان کے فرزند اپنے قابل ستائش جد سے مشابہ ہیں۔ محمد نام میرے علم کے شگافتہ کرنے والے ہیں اور میری حکمت کا معدن ہیں ان کے فرزند جعفر کے بارے میں شک کرنے والے ہلاک ہوں گے۔ ان کی ہدایت کو رد کرنے والا میرے حق قول کو رد کرنے والا ہے میں مقام جعفر کو مکرم و محترم قرار دوں گا اور ان کے شیعوں، ناصروں اور دوستوں کی کثرت سے ان کو خوش کروں گا اور ان کے بعد ان کے پسر موسیٰ ہوں گے ان کے وقت میں ضلالت کے فتنے برپا ہوں گے اور لوگ کمزور اعتقاد کے ہوں گے ایسے ضلالت آگیں دور میں ہمارے اولیار معرفت کے بھرپور ساغروں سے سیراب ہوں گے جس نے ان میں سے ایک سے بھی انکار کیا اس نے میری نعمت سے انکار کیا اور جس نے میری اس کتاب کی آیت کو بدلا۔ اس نے مجھ پر افترا کیا۔ ہلاک ہو افترا کرنے والوں اور انکار کرنے والوں کے لئے میرے حبیب، میرے نیک بندے موسیٰ کے مرنے پر ان کے فرزند علی کے بارے میں جو میرا ولی میرا ناصر اور یہ وہ ہے کہ جس پر بار نبوت کی مثالی بار رکھوں گا اور اس کا امتحان لوں گا دل قوی ہونے میں اور اس کو قتل کرے گا ایک مغرور بھوت اور وہ دفن ہوگا۔ اس شہر میں جس کو بسایا ہے عبد صالح ذو القرنین نے اور اس کی قبر پہلو میں ہوگی۔ میری بدترین مخلوق (ہارون) کے میرا قول حق ہے میں اپنے بندہ علی (امام رضا علیہ السلام) کو خوش کروں گا۔ ان کے فرزند اور ان کے خلیفہ اور جانشین اور ان کے وارث محمد (امام محمد تقی علیہ السلام) ہے جو میرے علم کے معدن ہیں اور میرے اسرار کی جگہ ہیں اور میری خلق پر میری حجت ہیں جو آن پر ایمان لائے گا میں جنت

میں اس کو جگہ دوں گا اور اس کو شفیع قرار دوں گا اس کے خاندان کے ایسے ستر آدمیوں کے لئے جو مستحق جہنم ہوں گے اور میں نے اس امامت کو سعادت کو مخصوص کیا ان کے بعد علی (امام نقی علیہ السلام) کے لئے جو میرے ولی و ناصر ہیں اور میری مخلوق پر گواہ ہیں میری وحی کے امین ہیں۔ میں ان میں سے پیدا کروں گا ایک داعی کو۔ (امام حسن عسکری)

وہ ہدایت کرنیوالا ہے میرے راستہ کی طرف اور خازن ہے میرے علم کا اور کامل کروں گا میں اس دین کو اس کے فرزند م ح م د سے جس کا وجود تمام عالموں کے لئے رحمت ہے اس میں موسیٰ کا کمال ہے عیسیٰ کی شان ہے ایوب کا صبر ہے میرے اولیاء اس کے زمانہ (غیبت) میں ذلیل ہوں گے اور ان کے سر اس طرح کچلے جائیں گے جیسے ترک و دیلم والوں کے وہ قتل کئے جائیں گے جلائے جائیں گے وہ خوف زدہ اور دہشت زدہ رہیں گے ان کے خون سے زمین رنگین ہو جائے گی اور رونے پیٹنے کی آوازان کی عورتوں سے بلند ہوگی یہ لوگ میرے سچے دوست ہوں گے ان کے ذریعے سے ہر تاریک سے تاریک فتنہ کو دفع کروں گا اور زلزلوں کو دور کروں گا اور ان کے ذریعے سے مشکلات کو آسان کروں گا ان پر ان کے رب کی طرف سے صلوٰۃ و رحمت ہے اور یہی ہدایت یافتہ ہیں۔

عبدالرحمٰن بن سالم سے مروی ہے کہ ابوبصیر نے کہا اگر تو نے اثبات امامت آئمہ اثنا عشر میں کوئی حدیث بھی نہ سنی ہو تو صرف یہی حدیث تیرے لئے کافی ہے پس اس کی حفاظت کر اور نا اہلوں سے بیان نہ کر۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ عَنْ أَبَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ ؛ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ هِلَالٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ [أَبَانِ] ابْنِ أَبِي عَيَّاشٍ ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَاللهِ بْنَ جَعْفَرٍ الطَّيَّارِ يَقُولُ : كُنَّا عِنْدَ مُعَاوِيَةَ : أَنَا وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَعَبْدُاللهِ بْنُ عَبَّاسٍ وَعُمَرُ بْنُ أُمِّ سَلَمَةَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ، فَجَرَى بَيْنِي وَ بَيْنَ مُعَاوِيَةَ كَلَامٌ فَقُلْتُ لِمُعَاوِيَةَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله يَقُولُ : أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ، ثُمَّ أَخِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ، فَإِذَا اسْتُشْهِدَ عَلِيٌّ عليه السلام فَالْحَسَنُ ابْنُ عَلِيٍّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ثُمَّ ابْنِي الْحُسَيْنُ مِنْ بَعْدِهِ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَإِذَا اسْتُشْهِدَ عليه السلام فَابْنُهُ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَ سَتُدْرِكُهُ يَا عَلِيُّ (١) ، ثُمَّ ابْنُهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَ سَتُدْرِكُهُ يَا حُسَيْنُ ثُمَّ يُكَمِّلُهُ اثْنَيْ عَشَرَ إِمَاماً تِسْعَةً مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ ، قَالَ عَبْدُاللهِ بْنُ جَعْفَرٍ : وَاسْتَشْهَدْتُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَ عَبْدَاللهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَعُمَرَ بْنَ أُمِّ سَلَمَةَ وَأُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ ، فَشَهِدُوا لِي عِنْدَ مُعَاوِيَةَ ، قَالَ سُلَيْمٌ : وَقَدْ سَمِعْتُ ذَلِكَ مِنْ

سَلْمَانَ وَأَبِي ذَرٍّ وَالْمِقْدَادِ وَذَكَرُوْا أَنَّهُمْ سَمِعُوا ذٰلِكَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ

۴۔ سلیم بن قیس سے مروی ہے کہ میں نے عبداللہ بن جعفر طیار سے سنا کہ میں اور حسن وحسین اور عبداللہ بن عباس اور عمر بن سلمہ اور اسامہ بن زید معاویہ کے پاس تھے اور باتیں ہو رہی تھیں۔ میں نے معاویہ سے کہا۔ میں نے رسول اللہ سے سنا ہے کہ میں مومنین کے نفسوں سے اولیٰ ہوں، میرے بعد میرے بھائی علی بن ابیطالب تمام مومنین کے نفسوں سے بہتر ہیں اور جب علی شہید ہو جائیں تو حسن تمام مومنین کے نفسوں سے اولیٰ ہوں گے پھر میرا بیٹا حسینؑ اس کے بعد تمام مومنین کے نفسوں سے بہتر ہوگا اس کی شہادت کے بعد علی بن الحسین اولیٰ ہیں مومنین کے نفسوں سے اور اے علی تم ان کو دیکھو گے۔ پھر ان کا بیٹا محمد تمام مومنین کے نفسوں سے بہتر ہوگا اور اے حسین تم ان کو دیکھو گے۔ پھر اس امامت کی تکمیل ہوگی بارہ پر، عبداللہ بن جعفر نے کہا۔ میں اپنے اس بیان پر گواہ کرتا ہوں حسن وحسین اور عبداللہ بن عباس بن اُم سلمہ و اسامہ بن زید کو پس گواہی دی انھوں نے معاویہ کے سامنے۔ سلیم نے کہا۔ میں نے اس حدیث کو سنا ہے۔ سلمان و ابوذر و مقداد سے انھوں نے کہا ہم نے سنا ہے رسولؐ اللہ سے۔

٥ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ حَنَانِ بْنِ السَّرَّاجِ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ سُلَيْمَانَ الْكِسَائِي ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ : شَهِدْتُ جَنَازَةَ أَبِي بَكْرٍ يَوْمَ مَاتَ وَ شَهِدْتُ عُمَرَ حِينَ بُويِعَ وَعَلِيٌّ جَالِسٌ نَاحِيَةً فَأَقْبَلَ غُلَامٌ يَهُودِيٌّ جَمِيلٌ [الْوَجْهِ] بَهِيٌّ ، عَلَيْهِ ثِيَابٌ حِسَانٌ وَهُوَ مِنْ وُلْدِ هَارُونَ حَتَّىٰ قَامَ عَلَىٰ رَأْسِ عُمَرَ فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْتَ أَعْلَمُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ بِكِتَابِهِمْ وَ أَمْرِ نَبِيِّهِمْ ؟ قَالَ : فَطَأْطَأَ عُمَرُ رَأْسَهُ ، فَقَالَ : إِيَّاكَ أَعْنِي وَأَعَادَ عَلَيْهِ الْقَوْلَ ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ : لِمَ ذَاكَ ؟ قَالَ : إِنِّي جِئْتُكَ مُرْتَاداً لِنَفْسِي ، شَاكّاً فِي دِينِي ، فَقَالَ : دُونَكَ هٰذَا الشَّابَّ ، قَالَ : وَمَنْ هٰذَا الشَّابُّ ؟ قَالَ : هٰذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ابْنُ عَمِّ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَ هٰذَا أَبُو الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ ابْنَيْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَ هٰذَا زَوْجُ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَقْبَلَ الْيَهُودِيُّ عَلَىٰ عَلِيٍّ (ع) فَقَالَ : أَكَذَاكَ أَنْتَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ ثَلَاثٍ وَثَلَاثٍ وَوَاحِدَةٍ ، قَالَ : فَتَبَسَّمَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (ع) مِنْ غَيْرِ تَبَسُّمٍ وَ قَالَ : يَا هَارُونِيُّ ! مَا مَنَعَكَ أَنْ تَقُولَ سَبْعاً ؟ قَالَ : أَسْأَلُكَ عَنْ ثَلَاثٍ فَإِنْ أَجَبْتَنِي سَأَلْتُ عَمَّا بَعْدَهُنَّ وَ إِنْ لَمْ تَعْلَمْهُنَّ عَلِمْتُ أَنَّهُ لَيْسَ فِيكُمْ عَالِمٌ ، قَالَ عَلِيٌّ (ع) : فَإِنِّي أَسْأَلُكَ بِالْإِلٰهِ الَّذِي تَعْبُدُهُ لَئِنْ أَنَا أَجَبْتُكَ فِي كُلِّ مَا تُرِيدُ لَتَدَعَنَّ دِينَكَ وَلَتَدْخُلَنَّ فِي دِينِي ؟ قَالَ : مَا جِئْتُ إِلَّا لِذَاكَ ، قَالَ : فَسَلْ ، قَالَ : أَخْبِرْنِي عَنْ أَوَّلِ قَطْرَةِ دَمٍ قَطَرَتْ عَلَىٰ وَجْهِ الْأَرْضِ أَيُّ قَطْرَةٍ هِيَ ؟ وَ أَوَّلِ عَيْنٍ فَاضَتْ عَلَىٰ

وَجْهِ الأَرْضِ، أَيُّ عَيْنٍ هِيَ؟ وَأَوَّلِ شَيْءٍ اهْتَزَّ عَلَى وَجْهِ الأَرْضِ أَيُّ شَيْءٍ هُوَ؟ فَأَجَابَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقَالَ لَهُ: أَخْبِرْنِي عَنِ الثَّلاثِ الأُخَرِ، أَخْبِرْنِي عَنْ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله كَمْ لَهُ مِنْ إِمَامِ عَدْلٍ وَفِي أَيِّ جَنَّةٍ يَكُونُ وَمَنْ سَاكِنُهُ مَعَهُ فِي جَنَّتِهِ؟ فَقَالَ: يَا هَارُونِيُّ! إِنَّ لِمُحَمَّدٍ اثْنَيْ عَشَرَ إِمَاماً عَدْلاً، لَا يَضُرُّهُمْ خِذْلانُ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَا يَسْتَوْحِشُونَ بِخِلافِ مَنْ خَالَفَهُمْ وَإِنَّهُمْ فِي الدِّينِ أَرْسَبُ مِنَ الْجِبَالِ الرَّوَاسِي فِي الأَرْضِ، وَمَسْكَنُ مُحَمَّدٍ فِي جَنَّتِهِ مَعَهُ أُولَئِكَ الاثْنَا عَشَرَ الإِمَامُ الْعَدْلُ، فَقَالَ: صَدَقْتَ وَاللهِ الَّذِي لا إِلَهَ إِلَّا هُوَ إِنِّي لَأَجِدُهَا فِي كُتُبِ أَبِي هَارُونَ، كَتَبَهُ بِيَدِهِ وَأَمْلاهُ مُوسَى عَمِّي عليه السلام، قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْوَاحِدَةِ، أَخْبِرْنِي عَنْ وَصِيِّ مُحَمَّدٍ كَمْ يَعِيشُ مِنْ بَعْدِهِ؟ وَهَلْ يَمُوتُ أَوْ يُقْتَلُ؟ قَالَ: يَا هَارُونِيُّ! يَعِيشُ بَعْدَهُ ثَلاثِينَ سَنَةً، لَا يَزِيدُ يَوْماً وَلَا يَنْقُصُ يَوْماً، ثُمَّ يُضْرَبُ ضَرْبَةً هَهُنَا - يَعْنِي عَلَى قَرْنِهِ - فَتُخْضَبُ هَذِهِ مِنْ هَذَا[۳] قَالَ: فَصَاحَ الْهَارُونِيُّ وَقَطَعَ كُسْتِيجَهُ[۴] وَهُوَ يَقُولُ: أَشْهَدُ أَنْ لا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّكَ وَصِيُّهُ، يَنْبَغِي أَنْ تَفُوقَ وَلَا تُفَاقَ وَأَنْ تُعَظَّمَ وَلَا تُسْتَضْعَفَ، قَالَ: ثُمَّ مَضَى بِهِ عَلِيٌّ عليه السلام إِلَى مَنْزِلِهِ فَعَلَّمَهُ مَعَالِمَ الدِّينِ

۵۔ ابوطفیل سے مروی ہے کہ میں وفات ابوبکر کے وقت موجود تھا اور اس وقت بھی جب عمر سے بیعت کی گئی علی ایک طرف بیٹھے تھے ایک نہایت خوبصورت یہودی لڑکا عمدہ لباس پہنے ہوئے آیا جو اولاد ہارون علیہ السلام سے تھا اس نے عمر سے کہا۔ اے امیر المومنین اس امامت میں کیا آپ سب سے زیادہ جاننے والے کتاب خدا اور امر نبی کے ہیں یہ سن کر عمر نے سر جھکا لیا۔ اس نے کہا میری مراد آپ ہی سے ہے اور اپنے قول کا پھر اعادہ کیا یہ سوال کس غرض سے ہے۔ اس نے کہا۔ میں اس لئے آپ کے پاس آیا ہوں کہ مجھے اپنے دین میں شک ہے انھوں نے کہا اس جوان کے پاس جاؤ۔ پوچھا یہ کون ہیں؟ کہا علی ابن ابیطالب ابن عم رسولؐ اور رسول خدا کے دونوں بیٹوں حسنؑ و حسینؑ کے باپ اور شوہر فاطمہ بنت رسولؐ اللہ ہیں وہ حضرت علیؑ کے پاس آیا اور کہا کیا آپ ایسے ہی ہیں فرمایا ہاں اس نے کہا میں آپ سے تین تین اور ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں حضرت غیر معمولی طور پر مسکرائے اور فرمایا۔ اے ہارونی سات کیوں نہیں کہتا۔ اس نے کہا۔ میں پہلے آپ سے تین سوال کروں گا اگر جواب دے دیا۔ تو بعد میں تین اور کروں گا ورنہ سمجھ لوں گا کہ تم میں کوئی عالم نہیں۔ فرمایا۔ میں تجھ سے یہ پوچھتا کہ جس کی تو عبادت کرتا ہے وہ کون ہے۔

اگر میں نے ہر سوال کا جواب دے دیا تو تجھے اپنا دین چھوڑ کر میرے دین میں داخل ہونا پڑے گا اس نے کہا میں تو آیا ہی اس لئے ہوں۔ فرمایا۔ اب پوچھ کیا پوچھنا چاہتا ہے اس نے کہا سب سے پہلے روئے زمین پر جو قطرہ خون

بہایا گیا وہ کون تھا اور سب سے پہلے کون سا چشمہ روئے زمین پر بہا اور سب سے پہلے کون سی شے روئے زمین پر حرکت میں آئی۔ حضرت نے ان سب کے جواب دیئے۔ اس نے کہا اب بقیہ تین بتایئے۔ محمدؐ کے بعد کتنے امام عادل ہوں گے اور محمدؐ کس جنت میں ہوں گے اور ان کے ساتھ اس جنت میں کون ہوگا۔

فرمایا اے ہارونی محمدؐ کے بارہ عادل خلیفہ ہوں گے۔ رسوا کرنے والوں کی رسوائیاں ان کو ضرر نہ پہنچائیں گی نہ وہ مخالفوں کی مخالفت سے متوحش ہوں گے وہ امور دین میں پہاڑوں سے زیادہ مستحکم ہوں گے۔ مسکن محمد جنت ہے ان کے ساتھ بارہ عادل امام ہوں گے اس نے کہا آپ نے سچ کہا۔ قسم اس خدا کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں نے یہی مضمون اپنے باپ ہارون کی کتابوں میں دیکھا ہے جس کو انھوں نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے اور میرے چچا موسیٰ نے لکھوایا ہے اب مجھے بقیہ ایک کو بتایئے۔ محمدؐ کے وصی کتنے دن زندہ رہیں گے فرمایا۔ اے ہارونی وہ محمدؐ کے بعد ۳۰ سال زندہ رہیں گے ایک دن کم نہ زیادہ ان کے سر پر ضربت لگے جس سے ان کا سر خون سے بھر جائے گا یہ سن کر وہ خوشی سے چیخ اٹھا اور اپنی کمر کا پٹکا کاٹ کر پھینک دیا اور کہنے لگا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ وحدہٗ لاشریک ہے اور محمدؐ اس کے عبد و رسول ہیں اور آپ ان کے وصی ہیں آپ کو سب پر فوقیت ہے اور آپ پر کسی کو نہیں اور آپ صاحبِ عظمت ہیں اور ضعف کا اظہار کرنے والے نہیں۔ پھر حضرت اس کو اپنے گھر لے گئے اور احکام دینِ الہٰی کی اس کو تعلیم دی۔

٦ــ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْعُصْفُورِيِّ عَنْ عَمْرِ [و] بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليهما السلام يَقُولُ: إِنَّ اللهَ خَلَقَ مُحَمَّداً وَعَلِيّاً وَ أَحَدَ عَشَرَ مِنْ وُلْدِهِ مِنْ نُورِ عَظَمَتِهِ ، فَأَقَامَهُمْ أَشْبَاحاً فِي ضِيَاءِ نُورِهِ يَعْبُدُونَهُ قَبْلَ خَلْقِ الْخَلْقِ ، يُسَبِّحُونَ اللهَ وَيُقَدِّسُونَهُ وَهُمُ الْأَئِمَّةُ عليهم السلام مِنْ وُلْدِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله .

۶۔ ابوحمزہ سے مروی ہے کہ میں نے علی بن الحسین سے سنا ہے کہ خدا نے محمدؐ و علیؑ اور گیارہ اماموں کو ان کی اولاد سے اپنے نور و عظمت سے پیدا کیا۔ پھر ان کو اپنے نور کی روشنی میں روح بے بدن بنایا وہ تمام مخلوق سے پہلے اللہ کی عبادت کرتے تھے اور اس کی تسبیح و تقدیس کرتے تھے وہ آئمہ ہیں اولاد رسولؐ سے۔

٧ــ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْخَشَّابِ ، عَنِ ابْنِ سَمَاعَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ رِبَاطٍ ، عَنِ ابْنِ اُذَيْنَةَ ، عَنْ زُرَارَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاجَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : الْاِثْنَا عَشَرَ الْإِمَامَ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ عليهم السلام كُلُّهُمْ مُحَدَّثٌ مِنْ وُلْدِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَمِنْ وُلْدِ عَلِيٍّ ، وَ رَسُولُ اللهِ وَ عَلِيٌّ هُمَا الْوَالِدَانِ عليهما السلام ، فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ رَاشِدٍ ــ وَكَانَ أَخَا عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ لِاُمِّهِ ــ وَ أَنْكَرَ ذٰلِكَ فَصَرَّرَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام وَقَالَ: أَمَا إِنَّ ابْنَ اُمِّكَ كَانَ أَحَدَهُمْ .

بہایا گیا وہ کون تھا اور سب سے پہلے کون سا چشمہ روئے زمین پر بہا اور سب سے پہلے کون سی شے روئے زمین پر حرکت میں آئی۔ حضرت نے ان سب کے جواب دیئے۔ اس نے کہا اب بقیہ تین بتایئے۔ محمدؐ کے بعد کتنے امام عادل ہوں گے اور محمدؐ کس جنت میں ہوں گے اور ان کے ساتھ اس جنت میں کون ہوگا۔

فرمایا اے ہارونی محمدؐ کے بارہ عادل خلیفہ ہوں گے۔ رسوا کرنے والوں کی رسوائیاں ان کو ضرر نہ پہنچائیں گی نہ وہ مخالفوں کی مخالفت سے متوحش ہوں گے وہ امور دین میں پہاڑوں سے زیادہ مستحکم ہوں گے۔ مسکن محمد جنت ہے ان کے ساتھ بارہ عادل امام ہوں گے اس نے کہا آپ نے سچ کہا۔ قسم اس خدا کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں نے یہی مضمون اپنے باپ ہارون کی کتابوں میں دیکھا ہے جس کو انھوں نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے اور میرے چچا موسیٰ نے لکھوایا ہے اب مجھے بقیہ ایک کو بتایئے۔ محمدؐ کے وصی کتنے دن زندہ رہیں گے فرمایا۔ اے ہارونی وہ محمدؐ کے بعد ۳۰ سال زندہ رہیں گے ایک دن کم نہ زیادہ ان کے سر پر ضربت لگے جس سے ان کا سر خون سے بھر جائے گا یہ سن کر وہ خوشی سے چیخ اٹھا اور اپنی کمر کا پٹکا کاٹ کر پھینک دیا اور کہنے لگا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ وحدہٗ لاشریک ہے اور محمدؐ اس کے عبد و رسول ہیں اور آپ ان کے وصی ہیں آپ کو سب پر فوقیت ہے اور آپ پر کسی کو نہیں اور آپ صاحبِ عظمت ہیں اور ضعف کا اظہار کرنے والے نہیں۔ پھر حضرت اس کو اپنے گھر لے گئے اور احکامِ دینِ الٰہی کی اس کو تعلیم دی۔

٦ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْعُصْفُورِيِّ عَنْ عَمْرِ [و] بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليهما السلام يَقُولُ: إِنَّ اللهَ خَلَقَ مُحَمَّداً وَعَلِيّاً وَ أَحَدَ عَشَرَ مِنْ وُلْدِهِ مِنْ نُورِ عَظَمَتِهِ ، فَأَقَامَهُمْ أَشْبَاحاً فِي ضِيَاءِ نُورِهِ يَعْبُدُونَهُ قَبْلَ خَلْقِ الْخَلْقِ ، يُسَبِّحُونَ اللهَ وَيُقَدِّسُونَهُ وَهُمُ الْأَئِمَّةُ عليهم السلام مِنْ وُلْدِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله .

۶۔ ابوحمزہ سے مروی ہے کہ میں نے علی بن الحسین سے سنا ہے کہ خدا نے محمدؐ و علیؑ اور گیارہ اماموں کو ان کی اولاد سے اپنے نورِ عظمت سے پیدا کیا۔ پھر ان کو اپنے نور کی روشنی میں روح بے بدن بنایا وہ تمام مخلوق سے پہلے اللہ کی عبادت کرتے تھے اور اس کی تسبیح و تقدیس کرتے تھے وہ آئمہ ہیں اولادِ رسولؐ سے۔

٧ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْخَشَّابِ ، عَنِ ابْنِ سَمَاعَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ رِبَاطٍ ، عَنِ ابْنِ اُذَيْنَةَ ، عَنْ زُرَارَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاجَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : الْاِثْنَا عَشَرَ الْإِمَامَ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ عليهم السلام كُلُّهُمْ مُحَدَّثٌ مِنْ وُلْدِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَمِنْ وُلْدِ عَلِيٍّ ، وَ رَسُولُ اللهِ وَ عَلِيٌّ هُمَا الْوَالِدَانِ عليهما السلام ، فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ رَاشِدٍ ـ وَكَانَ أَخَا عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ لِاُمِّهِ ـ وَ أَنْكَرَ ذٰلِكَ فَصَرَّرَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام وَقَالَ: أَمَا إِنَّ ابْنَ اُمِّكَ كَانَ أَحَدَهُمْ .

۷۔ زرارہ سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ بارہ امام آل محمدؐ سے سب کے سب محدث تھے اولاد رسولؐ اور اولاد علیؑ سے رسولؐ اور علیؑ دونوں ان کے باپ ہیں علی بن راشد نے جو علی بن الحسین کی ماں کی طرف سے بھائی تھا اس سے انکار کیا۔ امام محمد باقر علیہ السلام کو۔ اس پر غصہ آیا اور فرمایا۔ تیری ماں کا بیٹا بھی تو انہی میں سے ہے۔

٨ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ ؛ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي يَحْيَى الْمَدِينِيِّ ، عَنْ أَبِي هَارُونَ الْعَبْدِيِّ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ : كُنْتُ حَاضِراً لَمَّا هَلَكَ أَبُوبَكْرٍ وَاسْتَخْلَفَ عُمَرَ أَقْبَلَ يَهُودِيٌّ مِنْ عُظَمَاءِ يَهُودِ يَثْرِبَ وَتَزْعَمُ يَهُودُ الْمَدِينَةِ أَنَّهُ أَعْلَمُ أَهْلِ زَمَانِهِ حَتَّى رُفِعَ إِلَى عُمَرَ فَقَالَ لَهُ : يَا عُمَرُ ! إِنِّي جِئْتُكَ أُرِيدُ الْإِسْلَامَ ، فَإِنْ أَخْبَرْتَنِي عَمَّا أَسْأَلُكَ عَنْهُ فَأَنْتَ أَعْلَمُ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَجَمِيعِ مَا أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَ عَنْهُ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ عُمَرُ : إِنِّي لَسْتُ هُنَاكَ لَكِنِّي أُرْشِدُكَ إِلَى مَنْ هُوَ أَعْلَمُ أُمَّتِنَا بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَجَمِيعِ مَا قَدْ تَسْأَلُ عَنْهُ وَ هُوَ ذَاكَ ـ فَأَوْمَأَ إِلَى عَلِيٍّ عليه السلام ـ فَقَالَ لَهُ الْيَهُودِيُّ : يَا عُمَرُ ! إِنْ كَانَ هٰذَا كَمَا تَقُولُ فَمَا لَكَ وَلِبَيْعَةِ النَّاسِ ؛ وَإِنَّمَا ذَاكَ أَعْلَمُكُمْ ؟! فَزَبَرَهُ عُمَرُ. ثُمَّ إِنَّ الْيَهُودِيَّ قَامَ إِلَى عَلِيٍّ عليه السلام فَقَالَ لَهُ : أَنْتَ كَمَا ذَكَرَ عُمَرُ ؟ فَقَالَ : وَمَا قَالَ عُمَرُ ؟ فَأَخْبَرَهُ ، قَالَ : فَإِنْ كُنْتَ كَمَا قَالَ سَأَلْتُكَ عَنْ أَشْيَاءَ أُرِيدُ أَنْ أَعْلَمَ هَلْ يَعْلَمُهُ أَحَدٌ مِنْكُمْ فَأَعْلَمُ أَنَّكُمْ فِي دَعْوَاكُمْ خَيْرُ الْأُمَمِ وَ أَعْلَمُهَا صَادِقِينَ وَمَعَ ذٰلِكَ أَدْخُلُ فِي دِينِكُمُ الْإِسْلَامِ ، فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : نَعَمْ أَنَا كَمَا ذَكَرَ لَكَ عُمَرُ ، سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ أُخْبِرُكَ بِهِ إِنْ شَاءَ اللهُ ، قَالَ : أَخْبِرْنِي عَنْ ثَلَاثٍ وَ ثَلَاثٍ وَوَاحِدَةٍ ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ عليه السلام : يَا يَهُودِيُّ وَلِمَ لَمْ تَقُلْ : أَخْبِرْنِي عَنْ سَبْعٍ ؟ فَقَالَ لَهُ الْيَهُودِيُّ : إِنَّكَ إِنْ أَخْبَرْتَنِي بِالثَّلَاثِ ، سَأَلْتُكَ عَنِ الْبَقِيَّةِ وَ إِلَّا كَفَفْتُ ، فَإِنْ أَنْتَ أَجَبْتَنِي فِي هٰذِهِ السَّبْعِ فَأَنْتَ أَعْلَمُ أَهْلِ الْأَرْضِ وَ أَفْضَلُهُمْ وَ أَوْلَى النَّاسِ بِالنَّاسِ ، فَقَالَ لَهُ : سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ يَا يَهُودِيُّ ؛ قَالَ : أَخْبِرْنِي عَنْ أَوَّلِ حَجَرٍ وُضِعَ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ ؟ وَ أَوَّلِ شَجَرَةٍ غُرِسَتْ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ ؛ وَأَوَّلِ عَيْنٍ نَبَعَتْ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ ؟ فَأَخْبَرَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام .

ثُمَّ قَالَ لَهُ الْيَهُودِيُّ : أَخْبِرْنِي عَنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ كَمْ لَهَا مِنْ إِمَامِ هُدًى ؟ وَأَخْبِرْنِي عَنْ نَبِيِّكُمْ مُحَمَّدٍ أَيْنَ مَنْزِلُهُ فِي الْجَنَّةِ ؟ وَأَخْبِرْنِي مَنْ مَعَهُ فِي الْجَنَّةِ ؟ فَقَالَ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : إِنَّ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ اثْنَيْ عَشَرَ إِمَاماً هُدًى مِنْ ذُرِّيَّةِ نَبِيِّهَا وَهُمْ مِنِّي وَأَمَّا مَنْزِلُ نَبِيِّنَا فِي الْجَنَّةِ فَفِي أَفْضَلِهَا وَأَشْرَفِهَا جَنَّةِ عَدْنٍ وَأَمَّا مَنْ مَعَهُ فِي مَنْزِلِهِ فِيهَا فَهٰؤُلَاءِ الْاِثْنَا عَشَرَ مِنْ ذُرِّيَّتِهِ وَأُمُّهُمْ وَجَدَّتُهُمْ

وَ اُمَّ اُمَّهَتِهِمْ وَ ذَرَارِیهِمْ ، لَا یُشْرِکُهُمْ فِیهَا أَحَدٌ

۸۔ابوسعید خدری سے مروی ہے کہ ابوبکر کی موت اور عمر کے خلیفہ ہونے کے وقت میں موجود تھا مدینہ کے معززیہودیوں سے ایک یہودی جو اپنے زمانے کا سب سے بڑا عالم سمجھا جاتا تھا وہ عمر کے پاس آیا اور کہنے لگا میرا ارادہ اسلام لانے کا ہے اگر آپ نے میرے سوالات کا جواب دے دیا تو میں سمجھوں گا کہ آپ کتاب وسنت کے عالم ہیں اور میرے سوالات کے جواب دینے کے اہل ہیں انھوں نے کہا کہ میں اس وقت جوابات کے لئے تیار نہیں۔ لیکن میں ایک ایسے شخص کے پاس بھیجتا ہوں جو اس امت میں کتاب وسنت کا سب سے بڑا عالم ہے اور تیرے ہر سوال کا جواب دینے والا ہے اور وہ یہ ہے اشارہ کیا علی کی طرف یہودی نے کہا۔ اے عمر اگر ایسا ہی ہے تو اس عالم کے ہوتے ہوئے لوگوں کی بیعت کا تم سے کیا تعلق، یہ سن کر عمر نے اسے جھڑکا۔ یہودی حضرت علی کے پاس آیا اور کہا آپ ہی وہ ہیں جن کا پتہ عمر نے دیا ہے فرمایا۔ انھوں نے کیا کہا ہے۔ اس نے بتایا اور کہا۔ اگر آپ ایسے ہی ہیں جیسا بتایا ہے تو میں آپ سے چند سوالات کے جوابات چاہتا ہوں۔

اگر کوئی تم میں سے جانتا ہے تو میں سمجھوں گا کہ تم اپنے خیر الامم ہونے میں سچے ہو اور تب میں تمہارے دین اسلام میں داخل ہوں گا۔ حضرت نے فرمایا۔ جیسا عمر نے کہا ہے میں ویسا ہی ہوں۔ اب جو چاہے پوچھ۔ اس نے کہا مجھے بتایئے تین اور تین اور ایک۔ فرمایا اے یہودی سات کیوں نہیں کہتا۔ اس نے کہا اگر آپ نے پہلی تین کا جواب دے دیا تو میں باقی کو دریافت کروں گا ورنہ چپ رہوں گا اگر آپ نے ساتوں کا جواب دے دیا تو میں سمجھوں گا۔ آپ روئے زمین پر سب سے بڑے عالم اور تمام لوگوں سے افضل و اعلیٰ ہیں حضرت نے فرمایا پوچھ جو پوچھنا ہے اس نے کہا مجھے بتایئے، کون سا پتھر سب سے پہلے زمین پر رکھا گیا اور کون سا درخت سب سے پہلے زمین پر اگا اور کون سا چشمہ ہے جو سب سے پہلے زمین پر بہا۔ امیر المومنین نے اس کو بتایا۔

**توضیح**:۔ کلینی علیہ الرحمہ نے بغرض اختصار جواب چھوڑ دیئے ہیں علامہ مجلسی نے مراۃ العقول میں بحوالہ الاکمال حسب ذیل جواب لکھے ہیں۔ سب سے پہلا پتھر حجر اسود ہے سب سے پہلا درخت خرما ہے جسے حضرت آدم جنت سے لائے تھے یہودیوں کے نزدیک زیتون ہے سب سے پہلا چشمہ آب حیات ہے جس کا پانی حضرت خضرؑ نے پیا۔

یہودی نے کہا بتایئے اپنے نبی محمدؐ کے متعلق جنت میں ان کا مقام کہاں ہوگا اور جنت میں ان کے ساتھ کون ہوگا حضرت نے فرمایا اس امت میں بارہ امام ہادی دین ذُرّیت نبی سے ہوں گے اور وہ میری نسل سے ہوں گے اور جنت میں جو لوگ ان کے ساتھ ہوں گے وہ بارہ امام ہوں گے اور ان کی ذرّیت سے اور ان کی مائیں اور دادیاں اور پردادیاں ان کی۔ ان کے سوا اور کوئی شریک نہ ہوگا۔

٩ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلامُ وَبَيْنَ يَدَيْهَا لَوْحٌ فِيهِ أَسْمَاءُ الْأَوْصِيَاءِ مِنْ وُلْدِهَا، فَعَدَدْتُ اثْنَيْ عَشَرَ آخِرُهُمُ الْقَائِمُ عليه السلام، ثَلاثَةٌ مِنْهُمْ مُحَمَّدٌ وَ ثَلاثَةٌ مِنْهُمْ عَلِيٌّ[۲].

۹۔جابر بن عبداللہ انصاری سے مروی ہے کہ میں جناب فاطمہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ان کے سامنے ایک لوح تھی جس میں ان اوصیا کے نام تھے جو ان کی اولاد سے ہیں میں نے شمار کئے ہیں تین علی ان میں تھے اور تین محمد۔

١٠ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللهَ أَرْسَلَ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله إِلَى الْجِنِّ وَ الْإِنْسِ وَجَعَلَ مِنْ بَعْدِهِ اثْنَيْ عَشَرَ وَصِيّاً، مِنْهُمْ مَنْ سَبَقَ وَ مِنْهُمْ مَنْ بَقِيَ وَ كُلُّ وَصِيٍّ جَرَتْ بِهِ سُنَّةٌ وَالْأَوْصِيَاءُ الَّذِينَ مِنْ بَعْدِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله عَلَى سُنَّةِ أَوْصِيَاءِ عِيسَى وَ كَانُوا اثْنَيْ عَشَرَ وَ كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام عَلَى سُنَّةِ الْمَسِيحِ.

۱۰۔ابو حمزہ نے ابو جعفر سے روایت کی ہے کہ خدا نے حضرت رسول خدا کو جن و انس کی طرف بھیجا اور ان کے بعد بارہ وصی ہیں جن میں کچھ مر گئے کچھ باقی ہیں اور ہر وصی کے لئے سنت الٰہیہ جاری ہوئی اور جو اوصیاء آں حضرت کے بعد ہوئے وہ اوصیائے عیسیٰ کی سنت پر رہے اور وہ بارہ ہیں اور امیر المومنین علی سنت مسیح کے مطابق تھے۔

١١ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِاللهِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ جَمِيعاً، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ الْحَرِيشِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الثَّانِي عليه السلام أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: إِنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي كُلِّ سَنَةٍ وَ إِنَّهُ يَنْزِلُ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ أَمْرُ السَّنَةِ وَلِذَلِكَ الْأَمْرِ وُلاةٌ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَنْ هُمْ؟ قَالَ: أَنَا وَ أَحَدَ عَشَرَ مِنْ صُلْبِي أَئِمَّةٌ مُحَدَّثُونَ.

۱۱۔امام محمد تقیؑ سے مروی ہے کہ جناب امیرؑ نے ابن عباس سے فرمایا کہ شب قدر ہر سال ہوتی ہے اور اس رات کو تمام سال کے احکام نازل ہوتے ہیں پس رسول کے بعد اولیائے امر ہونے چاہئیں۔ ابن عباس نے پوچھا وہ کون ہیں فرمایا میں اور گیارہ امام میرے صلب سے محدث ہوں گے۔

۱۲ـ وَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ: آمِنُوا بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ إِنَّهَا تَكُونُ لِعَلِيِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ وَ لِوُلْدِهِ الْأَحَدَ عَشَرَ مِنْ بَعْدِي .

۱۲۔ اسی سند سے فرمایا رسول اللہ نے اپنے اصحاب سے۔ شب قدر پر ایمان لاؤ وہ مخصوص ہے علیؑ ابن ابی طالب اور گیارہ اماموں سے جو انکے بعد ان کی اولاد سے ہوں گے۔

۱۳ـ وَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ يَوْماً: ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَمْوَاتاً بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ﴾، وَ أَشْهَدُ أَنَّ [مُحَمَّداً] رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَاتَ شَهِيداً، وَاللّٰهِ لَيَأْتِيَنَّكَ، فَأَيْقِنْ إِذَا جَاءَكَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ غَيْرُ مُتَخَيِّلٍ بِهِ فَأَخَذَ عَلِيٌّ بِيَدِ أَبِي بَكْرٍ فَأَرَاهُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لَهُ: يَا أَبَا بَكْرٍ آمِنْ بِعَلِيٍّ وَ بِأَحَدَ عَشَرَ مِنْ وُلْدِهِ، إِنَّهُمْ مِثْلِي إِلَّا النُّبُوَّةَ وَ تُبْ إِلَى اللّٰهِ مِمَّا فِي يَدِكَ، فَإِنَّهُ لَا حَقَّ لَكَ فِيهِ، قَالَ ثُمَّ ذَهَبَ فَلَمْ يُرَ .

۳/۱۶۹ عمران

۱۳۔ اور مذکورہ بالا اسناد سے یہ بھی ہے کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے سورۂ آلِ عمران کی یہ آیت پڑھی۔ جو لوگ راہِ خدا میں قتل کئے گئے ہیں انھیں مردہ نہ سمجھو بلکہ وہ زندہ ہیں اور اپنے رب کی طرف سے رزق پاتے ہیں اور فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد رسول اللہ شہید مرے (زن یہودیہ نے زہر دیا تھا اس کا ہی اثر باعث موت ہوا) واللہ وہ تمہارے پاس آئیں گے اور جب آئیں تو یقین رکھنا۔ کیونکہ شیطان صورتِ رسول میں نہیں آسکتا۔ پھر امیرالمومنینؑ نے حضرت ابوبکر کو حضرتِ رسولِ خدا صلعم کو دکھایا۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ اے ابوبکر علی پر اور ان کی اولاد سے گیارہ اماموں پر ایمان لاؤ۔ یہ لوگ نبوت کے علاوہ اور تمام باتوں میں میری مثل ہیں جو حکومت تم نے اپنے قبضہ میں کی ہے۔ اللہ سے توبہ کرو۔ کیونکہ وہ تمہارا حق نہیں، پھر آنحضرت صلعم تشریف لے گئے اور پھر کسی کو دکھائی نہ دیئے۔

۱٤ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى الْخَشَّابِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَمَاعَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ رِبَاطٍ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: الْاِثْنَا عَشَرَ الْإِمَامُ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ كُلُّهُمْ مُحَدَّثٌ مِنْ وُلْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَ وُلْدِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام فَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَ عَلِيٌّ عليه السلام هُمَا الْوَالِدَانِ .

۱۴۔ زرارہ سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اس امت میں بارہ امام ہوں گے آلِ محمد سے جو سب محدث ہوں گے اولادِ رسولؐ اور اولادِ علی سے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی علیہ السلام دونوں ان کے باپ ہیں۔

١٥ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ غَزْوَانَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : يَكُونُ تِسْعَةُ أَئِمَّةٍ بَعْدَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عليهما السلام ، تَاسِعُهُمْ قَائِمُهُمْ .

۱۵۔ فرمایا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ حسین بن علی کے بعد نو امام ہوں گے نواں ان کا قائم ہوگا۔

١٦ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَبَانٍ ، عَنْ زُرَارَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : نَحْنُ اثْنَا عَشَرَ إِمَاماً مِنْهُمْ حَسَنٌ وَ حُسَيْنٌ ثُمَّ الْأَئِمَّةُ مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ عليه السلام . ۳/۱۶۹ عمران

۱۶۔ زرارہ کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ بارہ امام ہیں ان میں حسن و حسین ہیں اور باقی اولاد حسینؑ سے ہوں گے۔

١٧ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْعُصْفُورِيِّ عَنْ عَمْرِو [و] بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : إِنِّي وَ اثْنَيْ عَشَرَ مِنْ وُلْدِي وَأَنْتَ يَا عَلِيُّ زِرُّ الْأَرْضِ - يَعْنِي أَوْتَادَهَا [وَ] جِبَالَهَا - بِنَا أَوْتَدَ اللهُ الْأَرْضَ أَنْ تَسِيخَ بِأَهْلِهَا ، فَإِذَا ذَهَبَ الِاثْنَا عَشَرَ مِنْ وُلْدِي سَاخَتِ الْأَرْضُ بِأَهْلِهَا وَلَمْ يُنْظَرُوا .

۱۷۔ ابوجارود نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ میں اور بارہ امام میری اولاد سے اور تم اے علی یہ سب اس زمین کے لئے میخیں اور پہاڑ ہیں تاکہ زمین اپنے ساکنوں کے ساتھ ہلے ڈلے نہیں۔ جب بارہواں میری اولاد سے ختم ہو جائے گا تو زمین مع اپنے ساکنوں کے ساتھ بیٹھ جائے گی اور پھر ان کو مہلت نہ ملے گی۔

١٨ - وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَفَعَهُ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مِنْ وُلْدِي اثْنَا عَشَرَ نَقِيباً ، نُجَبَاءُ ، مُحَدَّثُونَ ، مُفَهَّمُونَ ، آخِرُهُمُ الْقَائِمُ بِالْحَقِّ يَمْلَأُهَا عَدْلاً كَمَا مُلِئَتْ جَوْراً .

۱۸۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا۔ میری اولاد سے بارہ نقیب نجیب محدث اور مفہم ہوں گے اور ان کا آخر حق قائم کرنے والا ہوگا جو زمین کو عدل سے اتنا ہی زیادہ بھر دے گا جتنی وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔

١٩ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ ، عَنْ

عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْأَصَمِّ، عَنْ كَرَّامٍ قَالَ: حَلَفْتُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِي أَنْ لَا آكُلَ طَعَاماً بِنَهَارٍ أَبَداً حَتَّىٰ يَقُومَ قَائِمُ آلِ مُحَمَّدٍ، فَدَخَلْتُ عَلَىٰ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: رَجُلٌ مِنْ شِيعَتِكُمْ جَعَلَ لِلّٰهِ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَأْكُلَ طَعَاماً بِنَهَارٍ أَبَداً حَتَّىٰ يَقُومَ قَائِمُ آلِ مُحَمَّدٍ؟ قَالَ: فَصُمْ إِذاً يَا كَرَّامُ! وَلَا تَصُمِ الْعِيدَيْنِ وَلَا ثَلَاثَةَ التَّشْرِيقِ وَلَا إِذَا كُنْتَ مُسَافِراً وَلَا مَرِيضاً فَإِنَّ الْحُسَيْنَ عليه السلام لَمَّا قُتِلَ عَجَّتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ وَمَنْ عَلَيْهِمَا وَالْمَلَائِكَةُ، فَقَالُوا: يَا رَبَّنَا ائْذَنْ لَنَا فِي هَلَاكِ الْخَلْقِ حَتَّىٰ نَجُدَّهُمْ عَنْ جَدِيدِ الْأَرْضِ بِمَا اسْتَحَلُّوا حُرْمَتَكَ، وَقَتَلُوا صَفْوَتَكَ، فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِمْ يَا مَلَائِكَتِي وَيَا سَمَاوَاتِي وَيَا أَرْضِي اسْكُنُوا، ثُمَّ كَشَفَ حِجَاباً مِنَ الْحُجُبِ فَإِذَا خَلْفَهُ مُحَمَّدٌ وَاثْنَا عَشَرَ وَصِيّاً لَهُ عليهم السلام وَأَخَذَ بِيَدِ فُلَانٍ الْقَائِمِ مِنْ بَيْنِهِمْ، فَقَالَ: يَا مَلَائِكَتِي وَيَا سَمَاوَاتِي وَيَا أَرْضِي بِهٰذَا أَنْتَصِرُ [لِهٰذَا] - قَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ -.

۱۹۔ کرّام سے مروی ہے کہ میں نے قسم کھائی کہ دن میں کبھی کھانا نہ کھاؤں گا (روزہ رکھوں گا) جب تک ظہور قائم آل محمدؐ ہو، پس میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی قسم کا حال بیان کیا۔ فرمایا اے کرّام روزہ رکھو مگر عیدیں اور ایام تشریق (۱۱،۱۲ اور ۱۳، ذی الحجہ) کا نہیں اور جب تم مسافر یا مریض ہو، روزہ رکھو تو بہتر ہے مگر تمہارے زمانے میں ظہور نہ ہوگا۔ جب امام حسین علیہ السلام شہید کئے گئے تو آسمان و زمین اور جو بھی ان کے درمیان ہے اور ملائکہ کانپ گئے انھوں نے کہا اے ہمارے رب اس قوم کے ہلاک کرنے کی ہمیں اجازت دے تاکہ نئے لوگ اس زمین پر آباد ہوں ان لوگوں نے تیری حرمت کو ضائع کیا۔ تیرے برگزیدہ بندوں کو قتل کیا۔ خدا نے ان کو وحی کی، اے میرے ملائکہ اور اے آسمانو اور اے زمین ٹھہرو، پھر حجاب ہائے قدرت سے ایک پردہ اٹھا جس کے پیچھے محمد اور ان کے بارہ وصی تھے اور ان کے درمیان قائم آل محمد کو ظاہر کر کے فرمایا۔ اے میرے ملائکہ اور میرے آسمانو اور اے زمین یہ ہے وہ جس کے ذریعے خون حسین کا بدلہ لیا جائے گا۔

۲۰ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَبِي طَالِبٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَىٰ، عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَأَبُو بَصِيرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ مَوْلَىٰ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي مَنْزِلِهِ بِمَكَّةَ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام يَقُولُ: نَحْنُ اثْنَا عَشَرَ مُحَدَّثاً فَقَالَ لَهُ أَبُو بَصِيرٍ: سَمِعْتَ مِنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام؟ فَحَلَّفَهُ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ أَنَّهُ سَمِعَهُ فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ: لٰكِنِّي سَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام.

۲۰۔ سماعہ کہتا ہے کہ میں ابوبصیر اور محمد بن عمران غلام امام محمد باقر علیہ السلام مکہ میں تھے محمد بن عمران نے کہا میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ ہم شمار میں بارہ ہیں ابوبصیر نے کہا میں نے بھی حضرت سے ایسا ہی سنا ہے ان سے بکلف ایک دو بار پوچھا گیا۔ انھوں نے کہا میں نے ایسا ہی امام محمد باقر علیہ السلام سے ایسا ہی سنا ہے۔

# ایک سو پچیسواں باب

## جب کوئی بات کسی کے بارے میں کہی جائے اور اس میں نہ پائی جائے تو اس کی اولاد یا اولاد کی اولاد میں پائی جائے گی

## ( بَابٌ ) ۱۲۵

### فِي أَنَّهُ إِذَا قِيلَ فِي الرَّجُلِ شَيْءٌ، فَلَمْ يَكُنْ فِيهِ وَكَانَ فِي وَلَدِهِ أَوْ وَلَدِ وَلَدِهِ فَإِنَّهُ هُوَ الَّذِي قِيلَ فِيهِ

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ؛ وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ ابْنِ رِئَابٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللهَ تَعَالَى أَوْحَى إِلَى عِمْرَانَ أَنِّي وَاهِبٌ لَكَ ذَكَراً ، سَوِيّاً ، مُبَارَكاً ، يُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَيُحْيِي الْمَوْتَى بِإِذْنِ اللهِ ؛ وَجَاعِلُهُ رَسُولاً إِلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ ، فَحَدَّثَ عِمْرَانُ امْرَأَتَهُ حَنَّةَ بِذَلِكَ وَهِيَ أُمُّ مَرْيَمَ ، فَلَمَّا حَمَلَتْ كَانَ حَمْلُهَا بِهَا عِنْدَ نَفْسِهَا غُلاَماً ، فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ : رَبِّ إِنِّي وَضَعْتُهَا أُنْثَى وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْأُنْثَى ، أَيْ لاَ يَكُونُ الْبِنْتُ رَسُولاً يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : وَاللهُ أَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ ، فَلَمَّا وَهَبَ اللهُ تَعَالَى لِمَرْيَمَ عِيسَى كَانَ هُوَ الَّذِي بَشَّرَ بِهِ عِمْرَانَ وَوَعَدَهُ إِيَّاهُ ، فَإِذَا قُلْنَا فِي الرَّجُلِ مِنَّا شَيْئاً وَكَانَ فِي وَلَدِهِ أَوْ وَلَدِ وَلَدِهِ فَلاَ تُنْكِرُوا ذَلِكَ .

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے وحی کی عمران کو۔ میں تمہیں ایک ایسا لڑکا دینے والا ہوں جو کوڑھیوں اور مبروصوں کو اچھا کرے گا اور بہ اذن الٰہی مردوں کو زندہ کرے گا میں اس کو بنی اسرائیل کا رسول بناؤں گا۔ عمران نے یہ بات اپنی بیوی حنا سے بیان کی۔ جب وہ حاملہ ہوئیں تو ان کا خیال تھا کہ لڑکا پیدا ہوگا۔ لیکن جب